بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ شمار نمبر/47 برائے بتاریخ 12/اپریل 2019ء پیش خدمت ہے۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید : وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا صدق اللہ العظیم

ماہ شعبان کی اہمیت

برادران اسلام! ماہِ شعبان ایک بابرکت مہینہ ہے، شعبان عربی زبان کے لفظ **شَعْبٌ** سے بنا ہے، جس کے معنی پھیلنے کے آتے ہیں اور چوں کہ اس مہینے میں رمضان المبارک کے لئے خوب بھلائی پھیلتی ہے اسی وجہ سے اس مہینے کا نام شعبان رکھا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے کے اکثر حصے میں روزے رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مَا رَاَیْتُ رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَھْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَیْتُہ فِيْ شَھْرٍ اَکْثَرَ مِنْہُ صِیَامًا فِيْ شَعْبَان (صحیح بخاری) یعنی میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پورے اہتمام کے ساتھ) رمضان المبارک کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوں۔ ایک اور حدیث میں فرماتی ہیں: **کَانَ اَحَبُّ الشُّھُوْرِ اِلٰی رسولِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ا ن یّصومہ شَعْبَان ثُمَّ یَصِلُہ بِرَمَضَانَ** (کنز العمال) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مہینوں سے زیادہ یہ بات پسند تھی کہ شعبان کے روزے رکھتے رکھتے رمضان سے ملا دیں۔

اسی طرح حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے سوا لگاتار دو مہینے روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ (ترمذی شریف) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے پورے مہینے کیساتھ ساتھ شعبان کے بھی تقریباً پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے اور بہت کم دن ناغہ فرماتے تھے۔

ماہِ شعبان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ نفلی روزے رکھنے کی کئی حکمتیں ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ: **اَیُّ الصَّوْمِ افضلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قالَ شعبانُ لِتَعْظِیْمِ رمضَانَ** رمضان المبارک کے بعد افضل روزہ کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: رمضان کی تعظیم کے لیے شعبان کا روزہ (ترمذی شریف) یعنی رمضان المبارک کی عظمت، اس کی روحانی تیاری، اس کا قرب اور اس کے خاص انوار وبرکات کے حصول اور ان سے مزید مناسبت پیدا کرنے کا شوق اور داعیہ ماہ شعبان میں کثرت کے ساتھ نفلی روزے رکھنے کا سبب بنتا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً ہر مہینے تین دن یعنی ایام ِ بیض (تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کے روزے رکھتے تھے، (نسائی شریف) لیکن بسا اوقات سفر یا کسی عذر کی وجہ سے چھوٹ جاتے اور وہ کئی مہینوں کے جمع ہوجاتے تو ماہِ شعبان میں ان کی قضا فرماتے۔

سامعین محترم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمتوں کی وجہ سے شعبان میں کثرت کے ساتھ روزے رکھتے تھے لیکن آپ نے

امت کواس کی تلقین نہیں کی۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا :اِذَا بَقِیَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلاَ تَصُوْمُوْا (ترمذی شریف)یعنی جب آدھا شعبان باقی رہ جائے تو روزے مت رکھو۔علماء نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس حدیث شریف میں ممانعت ان لوگوں کے لیے ہے جن کو روزہ کمزور کرتا ہے، ایسے لوگوں کو اس حدیث شریف میں یہ حکم دیا گیا کہ نصف شعبان کے بعد روزے مت رکھو؛ بلکہ کھاؤ پیواور طاقت حاصل کرو؛ تاکہ رمضان المبارک کے روزے قوت کے ساتھ رکھ سکواور دیگر عبادات نشاط کے ساتھ انجام دے سکواور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چوں کہ طاقت ور تھے، روزوں کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کمزوری لاحق نہیں ہوتی تھی اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نصف شعبان کے بعد بھی روزے رکھتے تھے اس لئے امت میں سے جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں اور روزے ان کو کمزور نہیں کرتے تو ان کے روزے رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

محترم بھائیو! ماہ شعبان کی پندرہویں شب، شبِ برات کہلاتی ہے، براءت کے معنی نجات و چھٹکارا کے ہیں۔شب برات کو شب برات اس لیے کہتے ہیں کہ اس رات میں اللہ تعالی اپنے بندوں کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر پر نہ پایا، تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلی، تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع (مدینہ طیبہ کا قبرستان) میں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے دیکھ کر) ارشادفرمایا : کیا تو یہ اندیشہ رکھتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تیرے ساتھ بے انصافی کرے گا۔؟ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ! مجھے یہ خیال ہوا کہ آپ اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لئے گئے ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا : اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور قبیلہ ٔ بنوکلب ٗ کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔(بنوکلب عرب کا ایک قبیلہ تھا، عرب کے تمام قبائل سے زیادہ اس کے پاس بکریاں ہوتی تھیں)۔ (ترمذی شریف/ ابن ماجہ)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس رات قبرستان تشریف لے گئے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل اس قدر خفیہ تھا کہ آپ نے اپنی زوجہ ٔ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اپنے جانے کو مخفی رکھا اور کسی بھی صحابی کو اپنے ساتھ نہیں لے گئے اور بعد میں بھی کسی صحابی کو اس عمل کی ترغیب دینا ثابت نہیں۔اس لیے شب براءت میں ٹولیوں کی شکل میں قبرستان جانا، اس کو شب براءت کا جز ولازم سمجھنا، راستوں میں روشنی کا اہتمام کرنا، یہ دین میں زیادتی اور غلو ہے، بغیر کسی اہتمام اور پابندی کے قبرستان جانا چاہیے۔جس کا مقصد مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کے ساتھ ساتھ اپنی موت کی یاد اور آخرت کی تیاری ہونی چاہئے۔

حاضرین، شب براءت کے نام پر امت کے اندر بہت سی خرافات رائج ہیں جو دین کی اصل تعلیمات سے ناواقفیت اور قرآن وسنت سے دوری کا نتیجہ ہے۔قرآن شریف میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ اور رسول تم کو جو دیں اسے مظبوطی سے تھام لو اور جس سے روکیں، رُک جاؤ۔اس حکم کی روشنی میں ہم ہر اس فعل سے باز آجائیں جس کی تائید شریعت سے نہ ہو۔

اس رات کے سلسلے میں چند باتیں پیش نظر رکھیں۔

1- نفلی عبادت تنہائی میں اور اپنے گھر میں ادا کرنا افضل ہے- حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :**اِجْعَلُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ مِنْ صَلَاتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا** (بخاری شریف) اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں بناؤ یعنی نوافل گھر میں ادا کرو اوران کو قبرستان نہ بناؤ کہ قبرستان میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔

2- اس رات میں بھی شب قدر کی طرح عبادت کا کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں۔ ذکر وتلاوت، نفل نماز، صلاۃ التسبیح وغیرہ کوئی بھی عبادت کی جاسکتی ہے۔

3- اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جس کو چاہے معاف کرسکتا ہے لیکن صرف شب براءت میں نفلی عبادت کر کے اپنے کو جنت کا مستحق سمجھنا باطل خیال ہے، پورے سال فرض نماز کا اہتمام کرنا چاہئے۔

4- پندرہویں شعبان کا روزہ فرض ہے نہ سنت۔ اس لئے فرض یا سنت سمجھ کر روزہ رکھنا غلط ہوگا۔ البتہ نفل روزہ رکھا جاسکتا ہے اس لئے کہ ایّام بیض یعنی ہر اسلامی مہینہ کی 13، 14 اور 15 تاریخ کو روزے رکھنا سنت سے ثابت ہے۔

5- شب براءت میں فضول گپ شپ میں شب بیداری کرنا، گلیوں، چوراہوں اور ہوٹلوں میں وقت گذارنا بالکل بے سود ہے۔

حاضرین کرام! ہم کو ان تمام رسموں اور خرافات سے بچنا چاہئے جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہماری کامیابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں ہی مضمر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے :**کُلُّ اُمَّتِی یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی، قَالُوْا : وَمَنْ یَّا بٰی ؟ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی** (بخاری شریف) یعنی میری اُمت کا ہر ہر فرد جنت میں داخل ہوگا۔ مگر جو انکار کرے گا اور بات نہیں مانے گا وہ جنت سے دور رہے گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے سوال کیا کہ یارسول اللہ انکار کون کرسکتا ہے؟ ارشاد ہوا جو شخص میری اطاعت وفرماں برداری کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو نافرمانی کرے گا اس نے گویا انکار کردیا، جس کی وجہ سے وہ جنت سے محروم رہے گا۔

اللہ تعالیٰ پوری اُمت کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور بدعات وخرافات سے حفاظت فرما کر اتباعِ سنت کے جذبے سے مالا مال فرمائے۔ آنے والا مہینہ رمضان المبارک کا ہے اللہ تعالیٰ سلامتی کے ساتھ اس ماہ میں ہم سب کو داخل فرمائے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ **وآخر دعوان ان الحمدلله رب العالمين۔**